## سوال

میری سہیلی اوراس کا خاوند ایک غیر اسلامی ملک میں رہتے ہیں، میری سہیلی اپنے پاسپورٹ سے خاوند کا نام ختم کرواکراپنے والد کا نام درج کروانا چاہتی ہے، اس کے پیچھے اس غیر اسلامی ملک کے توثیقی اغراض ہیں، میری سہیلی اوراس کا خاوند دونوں ہی پاکستانی ہیں، لیکن حکومت پاکستان کا قانون ہے کہ خاوند کا نام پاسپورٹ سے اسی صورت میں ختم ہوسکتا ہے جب عورت مطلقہ یا پھر بیوہ ہو اور طلاق واقع ہونے کے لیے کاغذی طور پر لکھ کر دینا ضروری ہے، اور پھر قانونی طور پر طلاق اس وقت مکمل ہو گی جب عدت کے تین ماہ گزر جائیں، اوراس کے بعد پاسپورٹ سے خاوند کا نام ختم کیا جاسکتا ہے، اب میرا سوال یہ ہے کہ: جب اپنی سہیلی کے قائم مقام بن میں پاکستان میں کاغذی طور پر طلاق پش کروں (کیونکہ میں پاکستان میں رہتی ہوں) میری سہیلی پاکستان میں نہیں ہے، اوریہ کام میں اپنی سہیلی کے مطالبہ پر کروں، توکیا شریعت اسلامیہ میں میری سہیلی کی طلاق واقع ہوجائیگی؟ برائے مہربانی یہ مدنظر رکھیں کہ نہ تو خاوند کی نیت طلاق دینا ہے، اور نہ ہی بیوی کی نیت طلاق حاصل کرنا ہے، لیکن کچھ سرکاری کاغذات کے لیے پاسپورٹ سے خاوند کا نام ختم کروانا پڑتا ہے

## جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اوردورود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعدازاں:

اول:

ہمیں تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ خاندان اپنے کاغذات میں تبدیلی اس لیے کرانا چاہتا ہے کہ وہ اس غیر اسلامی ملک میں رہائش اختیار کرسکے، اور وہ اس کے لیے ایسا کام کرنا چاہتا ہے ہیں جو شرعی طور پر جائز نہیں، اور پھر وہ طریقہ بھی ایسا اختیار کرنا چاہتے ہیں جو ناجائز ہے

کفریہ ملک میں رہنے کا مسئلہ ہم کئی ایک سوالات کے جوابات میں بیان کرچکے ہیں کہ اس میں بہت ساری خرابیاں پیدا ہوتی ہیں، اورپھر اصل میں غیر اسلامی ملک میں رہائش اختیار کرنا حرام ہے، آپ تفصیل جاننے کے لیے سوال نمبر (11793) اور (14235) اور (27211) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں

اس بنا پر جس سبب کے لیے وہ کاغذات میں ہیر پھیر کرنا چاہتے ہیں ان کے لیے جھوٹ اوردھوکہ دینا حلال نہیں، اورجو شخص بھی کفریہ ملک میں رہنا چاہتا ہے غالبا وہ ملازمت اوردنیا کے حصول کے لیے ہوتا ہے، اورپھر بہت ہی جلد ان شہریت حاصل کرکے ان کے معاشرہ میں گھل مل جاتا ہے مگر جس پر اللہ رحم کرے

اس لیے بہن نے یہاں جن اعمال کے متعلق دریافت کیا ہے وہ حرام ہیں اوراس کے لیے ان کا ارتکاب جائز نہیں، اس کے کئی ایک اسباب ہیں:

1 اس فعل سے غیر مسلم ملک میں رہائش اختیار کی جائیگی اوریہ اقامت حرام ہے

2 یہ ایک قسم کا جھوٹ اوردھوکہ وجعل سازی ہے، اور حقیقت کے خلاف ظاہر کرنا ہے، حالانکہ مسلمان شخص کو تو اپنے اقوال وافعال میں جھوٹ وکذب بیانی سے اجتناب کرتے ہوئے سچائی اختیار کرنی چاہیے

یہ عمل طلاق کے ساتھ ایک طرح کا کھلواڑ ہوگا، اورپھر اللہ سبحانہ وتعالی نے اللہ کی آیات کے ساتھ مذاق کرنے منع کرتے ہوئے طلاق کی آیات میں فرمایا:

اورجب تم عورتوں کو طلاق دو اوروہ اپنی عدت ختم کرنے پر آئیں تو اب انہیں اچھی طرح بساؤ یا بھلائی کے ساتھ الگ کردو، اور انہیں تکلیف پہنچانے کی غرض سے ظلم وزیادتی کے لیے نہ روکو، جو شخص ایسا کرے اس نے اپنی جان پر ظلم کیا، تم اللہ کے احکام کو ہنسی کھیل نہ بناؤ، اوراللہ کا جو تم پر احسان ہے اسے یاد کرو، اورجو کچھ کتاب وحکمت اس نے نازل فرمائی

ہے جس سے تمہیں نصیحت کر رہا ہے، اسے بھی اور اسے بھی اور اللہ تعالی سے ڈرتے رہا کرو اور جان لو کہ اللہ تعالی ہر چیز کو جانتا ہے البقرۃ (231).

قرطبی رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

قولہ تعالی :

اور تم اللہ کے احکام کو ہنسی کھیل مت بناؤ"

اس کا معنی یہ ہے کہ : تم اللہ سبحانہ وتعالی کے احکام کو مذاق کی راہ مت بناؤ، کیونکہ یہ سب احکام حقیقت ہیں، اس لیے جس نے بھی اس میں مذاق کیا تو وہ اس کو لازم ہوجائیگا ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

دور جاہلیت میں ایک شخص طلاق دیتا اور کہتا میں تو بطور کھیل طلاق دے رہا تھا، اور غلام آزاد کرتا اور نکاح کرتا تو کہتا میں کھیل رہا تھا، تو اللہ سبحانہ وتعالی نے یہ آیت نازل فرمائی " انتہی

دیکھیں : تفسیر قرطبی (156/3).

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (103432 ) کے جواب کا مطالعہ کریں

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب

117800